احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۷۰ | سوموار - ۲۲ - صفر - ۱۴۱۵ھ ‘ یکم - ظہور ۱۳۷۳ ہش ‘ یکم اگست ۱۹۹۴ء

دعا ایک زبردست طاقت ہے

دعا ایک زبردست طاقت ہے جس سے بڑے بڑے مشکل مقام حل ہو جاتے ہیں۔ اور دشوار گزار منزلوں کو انسان بڑی آسانی سے طے کرلیتا ہے۔ کیونکہ دعا اس فیض اور قوت کے جذب کرنے والی نالی ہے جو اللہ تعالیٰ سے آتا ہے۔ جو شخص کثرت سے دعاؤں میں لگا رہتا ہے وہ آخر اس فیض کو کھینچ لیتا ہے اور خدا تعالیٰ سے تائید یافتہ ہو کر اپنے مقاصد کو پالیتا ہے ہاں نری دعا خدا تعالیٰ کا منشاء نہیں ہے بلکہ اول تمام مساعی اور مجاہدات کو کام میں لائے اور اس کے ساتھ دعا سے کام لے اسباب سے کام لے۔ اسباب سے کام نہ لینا اور نری دعا سے کام لینا یہ آداب الدعا سے ناواقفی ہے اور خدا کو آزمانا ہے اور نرے اسباب پر گر رہنا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۲۹ ویں جلسہ سالانہ کا آغاز

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے پرجوش خطاب سے افتتاح فرمایا

آج احمدیہ ٹیلی ویژن کا سورج بلا استثناء ساری دنیا میں چمک رہا ہے

لندن ۲۹۔ جولائی جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۲۹۔ ویں جلسہ سالانہ کا آغاز یہاں روایتی دینی ماحول میں ہوا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے اپنے پرجوش بصیرت افروز خطاب سے افتتاح فرمایا

جلسہ سالانہ کا افتتاح لوائے احمدیت کے لہرانے سے ہوا۔ پاکستان کے وقت کے مطابق آٹھ بج کر چالیس منٹ پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اسلام آباد (ٹلفورڈ برطانیہ) میں جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ جلسہ گاہ کے لئے لگائی گئی مارکی (پنڈال) کے باہر حضرت صاحب نے لوائے احمدیت لہرایا اس کے بعد امیر صاحب برطانیہ مکرم آفتاب احمد صاحب نے برطانیہ کا جھنڈا لہرایا۔ اس کے بعد دعا ہوئی۔

حضرت صاحب جلسہ گاہ میں تشریف لائے تو تمام حاضرین احتراماً کھڑے ہو گئے اور جلسہ کا پنڈال دینی نعروں سے گونج اٹھا۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو ایک عرب احمدی مکرم السید حلمی الشافی نے کی۔ بعد ازاں اس کا اردو ترجمہ مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام بیت الفضل لندن نے کیا۔ اس موقع پر حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس کا رواں ترجمہ ۹ زبانوں میں ساتھ ساتھ کیا جا رہا ہے۔ بعد ازاں مکرم محمد الیاس صاحب نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پر معارف منظوم کلام ترنم سے سنایا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا خطاب پاکستان کے وقت کے مطابق نو بجے رات شروع ہوا اور ساڑھے گیارہ بجے تک جاری رہا۔ حضرت صاحب کا اڑھائی گھنٹے کا خطاب زبردست قوت بیان‘ روانی اور بھرپور دلائل کا مرقع تھا۔ متعدد مواقع پر احباب نے جوش و جذبہ سے زبردست دینی نعرے لگا کر ماحول کو گرمایا۔

حضرت صاحب نے خطاب کے آغاز میں فرمایا آج کے اس نئے دن کی خوشخبری یہ ہے کہ آج اللہ کے فضل سے احمدیہ ٹیلی ویژن (ایم ٹی اے) کا سورج بلا استثناء تمام دنیا پر طلوع ہو چکا ہے۔ احباب جماعت نے زبردست نعروں کی گونج میں اس خوشخبری کا استقبال کیا۔

حضرت صاحب نے فرمایا آج اس لحہ یہ تصویر جو یہاں بن رہی ہے دنیا کے کناروں تک دیکھی جا رہی ہے۔ یہ آوازیں جو آج یہاں بلند ہو رہی ہیں یہ دنیا کے کناروں تک سنی جا رہی ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا جمعہ سے پہلے ایک پریشانی کی خبر ملی تھی کہ ماریشس والے ایم ٹی اے کی نشریات دیکھنے میں کامیاب نہیں ہو رہے۔ لیکن ہم نے مشرق وسطیٰ کے لئے جو نیا مواصلاتی سیارہ حاصل کیا ہے اس کا حساب کتاب بتاتا تھا کہ ماریشس اس میں شامل ہے۔ ماریشس والے اصرار کرتے رہے کہ ہمیں حسب سابق ٹیلی فون کے ذریعے جلسہ اور خطبہ سننے کی اجازت دے دی جائے۔ مگر میں بضد رہا کہ سٹیلائٹ رابطے کی کوشش جاری رکھی جائے۔ حضرت صاحب نے فرمایا مجھے یقین تھا کہ ہمیں کامیابی ہو گی۔ چنانچہ ابھی ماریشس سے خبر ملی ہے کہ وہاں بھی ایم ٹی اے کا پروگرام دیکھا اور سنا جا رہا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا آج خطبہ کے بعد آسٹریلیا سے ایک آسٹریلین نے فون کر کے کہا کہ آج خطبہ میں میں نے (دین حق) کا جو چہرہ دیکھا ہے وہ اتنا حسین ہے کہ اب میں ایک لحظہ کے لئے بھی اس سے دور نہیں ہو سکتا۔

بعد ازاں حضرت صاحب نے گزشتہ دو تین خطبات کے تسلسل میں جاری شدہ توہین رسالت کے قانون کے موضوع پر اپنا موقف پیش فرمایا۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہ وہ دین ہے جو اپنے حسن سے تمام دنیا پر غالب آنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ یہ وہ حسن ہے جو تمام دنیا کے قلوب کو فتح کرے گا۔

حضرت صاحب نے بتایا کہ اس وقت ۱۲۲۔ احمدیوں کے خلاف توہین رسالت کے مقدمات کے تحت موت کی سزا کی تلوار لٹک رہی ہے۔ حضرت صاحب نے آخر میں فرمایا ان مظلوموں کے حق میں بھی دعا کریں۔ اللہ کے فضل سے چار تو موت کے چنگل سے نجات پا چکے ہیں۔ یہ جو آج ہمارے درمیان موجود ہیں انہوں نے ساڑھے نو سال کا عرصہ شدید تکلیفوں میں گزارا ہے۔ حضرت صاحب نے گلوگیر آواز میں فرمایا میں مہینوں ان کے لئے روزانہ رویا کرتا تھا اتنے دردناک خطوط ان کے موصول ہوا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایک اسیر نے لکھا کہ میں شرمندہ ہوں کہ میں نے اپنی اذیت سے آپ کو اطلاع دے دی جس سے آپ کو سخت تکلیف پہنچی۔ حضرت صاحب، نے احباب جماعت کو مخاطب ہو کر فرمایا آپ کی دعاؤں نے پہلے بھی اعجاز دکھائے ہیں آئندہ بھی اللہ دکھائے گا۔ خدا آپ کے ساتھ ہو خدا ہمارے ساتھ ہو۔

آخر میں حضرت صاحب نے فرمایا یہ اسیر آپ کو دکھائے جائیں گے لیکن ایک اسیر کا انتظار ہے وہ آ جائیں تو اکٹھے سب کو دکھایا جائے گا۔ کسی کو نظر انداز نہیں کیا جائے گا۔

آخر میں حضرت صاحب نے دعا کرائی اور دنیا بھر کے کونے کونے میں موجود احمدی مردوں عورتوں بچوں بڑوں نے ڈش انٹینا کے توسط سے اس دعا میں شمولیت کی۔

طلباء کیلئے خدمت دین کا سنہری موقع

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث فرماتے ہیں۔

”میں طالب علموں سے کہتا ہوں کہ چونکہ گرمیوں کی چھٹیاں آ رہی ہیں وہ ضرور وقف عارضی پر جائیں۔ ان کا علم بڑھے گا۔ جہاں وہ جائیں گے وہاں کے لوگوں کے لئے انہیں نمونہ بننے کی کوشش کرنی پڑے گی اور اگر نوجوان ان کے لئے نمونہ بنیں گے تو ان پر بڑا اثر ہو گا کہ چھوٹی چھوٹی عمروں والے اس قسم کا کام کر رہے ہیں۔“

(الفضل ۱۲ فروری ۱۹۷۰ء)

تمام طلباء کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اس سنہری موقع سے فائدہ اٹھائیں اور جلد از جلد فارم وقف عارضی پر کر کے نظارت ہذا کو بھجوائیں تاکہ وہ اس بابرکت تحریک میں شامل ہو کر اس کی برکتوں سے فیضیاب ہو سکیں۔ فارم وقف عارضی نظارت ہذا یا اپنے حلقہ کے مربی صاحب سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد
تعلیم القرآن۔ وقف عارضی)

اپنی تمام توجہات میں اوّلیت اس بات کو دیں کہ اپنے مظلوم بوسنین بھائیوں سے محبت کا سلوک کریں۔ (حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

یکم - ظہور ۱۳۷۳ ہش — یکم - اگست ۱۹۹۴ء

برطانیہ کا جلسہ سالانہ

کل برطانیہ میں احمدیہ جماعت کے سالانہ جلسہ کا آخری دن تھا۔ حسب معمول تین دن تک جلسہ جاری رہا اور برطانیہ کے مختلف حصوں کے علاوہ دنیا بھر کے احمدیوں کو اس میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ جن ممالک سے پہلے بھی دوست آتے تھے وہ تو آئے ہی۔ خوشکن پہلو یہ تھا کہ بہت سے بوسنیا کے باشندے اور روس اور وہاں کی ریاستوں کے احمدی بھی شریک ہوئے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ۔ مرزا طاہر احمد صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے ہیں) کی برطانیہ میں موجودگی کی وجہ سے اس جلسہ کو وہی اہمیت حاصل ہو جاتی ہے جو گذشتہ سالوں میں ربوہ کے جلسہ سالانہ کو ہوتی تھی۔ یہ مرکزی جلسہ نہ سہی لیکن ایک رنگ میں مرکزی جلسہ ہے بھی جہاں امام جماعت موجود ہوں حقیقتاً وہی مرکز ہوتا ہے۔ مرکز آخر اینٹ گارے کی عمارتوں کا نام تو نہیں۔ امام جماعت کے قیام اور جماعت کے کاموں سے مرکز تعبیر ہوتا ہے۔ اور یہ مقام اب برطانیہ کو حاصل ہے حضرت امام جماعت بھی وہاں موجود ہیں اور جماعت کے سارے کام بھی وہاں زیر عمل آتے ہیں۔ جلسہ سالانہ کی رونقیں اور برکتیں تو خدا کے فضل سے حسب معمول ہیں ہی۔ لیکن برطانیہ کے جلسہ کی کیفیت ہمارے دلوں کو اس یقین سے بھر دیتی ہے۔ یا یوں کہئے کہ ہمارے اس یقین کو مزید پختہ کر دیتی ہے۔ کہ احمدیہ جماعت ایک عالمگیر جماعت ہے۔ اور عالمگیری کی حیثیت والی باتیں دنیا کے کسی حصہ میں وقوع پذیر ہو سکتی ہیں۔ ربوہ میں جلسہ نہیں ہو رہا تو اس بات کا قلق تو ہے لیکن اس قلق کے ساتھ ساتھ یہ بات کہ جلسہ نے صرف مقام بدلا ہے اپنی حیثیت نہیں انتہائی خوشی کا باعث ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ احمدیہ جماعت کی کسی بھی کیفیت کو انسانی ہاتھ بدل نہیں سکتا کوئی مخالفت اس کے آڑے نہیں آسکتی اس کی راہ میں روک نہیں بن سکتی جماعت اپنے کام جاری رکھے گی اور دن دوگنی رات چوگنی ترقی کے ساتھ اس کے کام چلتے رہیں گے۔ اس کی آواز بھی روکی نہیں جا سکتی اور اس کی کارکردگی میں بھی خلل نہیں ڈالا جا سکتا۔

ویسے تو اب خدا کے فضل سے دنیا بھر کی احمدیہ جماعتیں اپنے اپنے ہاں سالانہ جلسہ منعقد کرتی ہیں اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ان دعاؤں سے حصہ لیتی ہیں جو حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے جلسہ پر آنے والوں اور کسی مجبوری کی وجہ سے نہ آنے والوں کے لئے کی تھیں لیکن ہمیں یقین ہے کہ برطانیہ کے موجودہ جلسہ سالانہ جیسے جلسوں میں شریک ہونے والوں کے لئے ان دعاؤں کا استحقاق اور بھی بڑھ جاتا ہے خدا کرے کہ ایسا ہی ہو خدا کرے کہ اس جلسہ میں شریک ہونے والے۔ اور جو کسی مجبوری کی وجہ سے شریک نہیں ہو سکے انہیں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی سب دعاؤں سے حصہ ملے اور ان جلسوں میں دنیا بھر سے زیادہ سے زیادہ احمدی شریک ہوتے رہیں اور ان کی برکات میں روز بروز اضافہ کا باعث بنیں۔

ہم اس جلسہ کے کامیاب انعقاد کے لئے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں اور حضرت امام جماعت احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے ہیں) کو تہ دل سے مبارکباد پیش کرتے ہیں اور حضرت بانی سلسلہ کی دعاؤں کے ساتھ اپنی عاجزانہ دعائیں بھی شامل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان جلسوں کو بے بہا برکات کا باعث بنائے۔

تیرے جور و ستم کا بہت شکریہ
بن گئی آرزو بھی مرا حوصلہ
کوئی اپنا ہو یا غیر، پرواہ نہیں
جس نے کہنا تھا جو کچھ وہ کہتا رہا

ابو الاقبال

طُوفان

دل مرا آج پریشاں ہے خدا خیر کرے
اُٹھ رہا پھر کوئی طوفاں ہے خدا خیر کرے

پھول خاموش ہیں اور کلیاں بھی غمناک سی ہیں
کتنا پژمردہ گلستاں ہے خدا خیر کرے

چٹکیاں لیتی ہے پھر یاد کسی کی شاید
دل مرا آج غزل خواں ہے خدا خیر کرے

ان کی آمد کی خبر آج ملی تو ہے مگر
دل میں اَندوہِ فراواں ہے خدا خیر کرے

عشق بے باک نہ ہو جائے کہیں ڈر ہے مجھے
حُسن کا چاک گریباں ہے خدا خیر کرے

آج کچھ دل میں لئے آئے ہیں وہ پاس مرے
ان کے چہرے سے نمایاں ہے خدا خیر کرے

جانے کیوں مہر و محبت کا کہیں نام نہیں
دشمن انسان کا انساں ہے خدا خیر کرے

ٹوٹ جائے نہ کہیں توبہ تری اے صدّیق
ابر ہے باد ہے باراں ہے خدا خیر کرے

محمد صدیق امرتسری

○ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے شعبہ امداد طلبہ سے ذہین اور ایسے مستحق طلباء و طالبات تعلیمی امداد پاتے ہیں۔ جو خود اس قابل نہیں کہ اپنے اخراجات خود اٹھا سکیں۔ یہ شعبہ صدر انجمن احمدیہ کا مشروط بامد شعبہ ہے اور یہ سراسر احباب کی امانت پر چل رہا ہے! اس وقت اس شعبہ پر بہت بوجھ ہے۔ میری احباب سے گزارش ہے کہ اس شعبہ میں فراخدلی سے امانت فرمائیں۔ جبتک ایسی امانت مستقل نوعیت کی نہ ہو یہ شعبہ نہیں چل سکتا۔

امانت کی رقوم آپ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست بمد امداد طلبہ یا نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوا سکتے ہیں۔ خزانہ صدر انجمن اور نظارت تعلیم کو رقوم بھجواتے وقت یہ وضاحت کر دیں کہ یہ رقم امداد طلبہ کے لئے ہے۔

مجھے امید ہے کہ آپ اس طرف توجہ فرمائیں گے اور یہ شعبہ آپ کے تعاون سے چلتا رہے گا۔

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم ربوہ)

حضرت مہر آپا صاحبہ

حضرت اُمّ طاہر صاحبہ

محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے کی درخواست پر یہ مضمون لکھا گیا۔ (ادارہ)

حضرت اِمّ طاہر صاحبہ مہر آپا صاحبہ کی نظر میں :-

آپ نے حضرت پھوپھی جان اِمّ طاہر کے متعلق میرے تاثرات مانگے ہیں لیکن ساتھ ہی یہ مطالبہ ہے کہ یہ کام جلدی ہو جائے۔ اگرچہ میرے پاس ذرا وقت نہیں ہوتا کیونکہ حضرت صاحب مسلسل بیمار چلے آرہے ہیں۔ ۲۴ گھنٹے حضرت صاحب کی تیمارداری میں صرف ہوتے ہیں۔ آج کل شدت کی گرمی' میری اپنی صحت بھی تیزی کے ساتھ گر رہی ہے۔ تاہم مجھے آپ کی خواہش کا احترام ہے۔

حضرت پھوپھی جان کے متعلق کچھ کہنا میری طاقت سے باہر ہے۔ ان کے لئے اتنا کچھ کہنے کو ہے کہ مجھے اس کے لئے دماغی' جسمانی اور روحانی طور پر پورا سکون اور خاصا وقت چاہئے۔ ان کے متعلق جو کچھ کہوں گی حقیقت میں وہ اس سے بہت زیادہ کی مستحق ہیں۔ میں یہ بات اس لئے نہیں کہہ رہی کہ میرا ان سے بہت قریب اور خونی رشتے کا تقاضا ہے۔ نہیں۔ بلکہ میں ان رشتوں اور تعلقات سے بالکل الگ ہو کر کہہ رہی ہوں۔ اگر پھوپھی جان کی جگہ کوئی اور شخصیت بھی ان خصوصیات کی حامل ہوتی اور میرا اس سے دور کا واسطہ بھی نہ ہوتا صرف ایک روحانی رشتہ ہی ہوتا تو بھی اس عزیز شخصیت کے لئے وہی کچھ کہتی جس کا وہ مستحق ہوتا۔

جیسا کہ میں نے بارہا عزیزوں دوستوں سے سنا ہوا ہے کہ پھوپھی جان اُمّ طاہر بچپن ہی سے نہایت رحم دل خدمت گذار اور فیاض تھیں۔ کہتے ہیں کہ اپنے چھوٹے ہونے کی وجہ سے حضرت دادا جان اور حضرت دادی جان کو دیگر بہن بھائیوں میں وہ انتہا سے زیادہ عزیز تھیں۔ لیکن باوجود اس لاڈ اور چونچلے کے ان کی اس قابل تعریف فطرت میں فرق نہ آیا۔ بلکہ عمر کے تقاضہ کے ساتھ آپ کی یہ خصوصیات چمکتی چلی گئیں۔ عام طور پر اگر کوئی بچہ لاڈلا ہو تو لاڈ پیار اس کی عادت کو بگاڑ دیتے ہیں۔ مگر پھوپھی جان کے متعلق سب کا کہنا یہ ہے کہ باوجود چاؤ' چونچلے کے آپ کی یہ فطرتی خصوصیات کے عکس خوبصورت رنگوں سے مزین ہوتے رہے۔ مثلاً (جیسا کہ کہا جاتا ہے) کہ اگر کوئی غریب مریض حضرت شاہ جی کے پاس علاج کے لئے آتا تو پھوپھی جان اندر جا کر اس کے لئے کھانا منگوا کر لے آتیں۔ اسے پیسے دیتیں اور دادی جان سے بضد ہو جاتیں کہ اس مریض کو کھانا ہمارے گھر سے جایا کرے۔ اور پھر یہ مطالبہ کرتیں کہ وہ غریب ہے اس لئے آپ اسے کپڑے بنا کر بھی دیں۔ اور پھوپھی جان کا یہ مطالبہ فوری پورا کیا جاتا۔ اسی طرح کسی مسافر خاتون کو درختوں کے نیچے ستاتے ہوئے دیکھتیں تو زبردستی پکڑ کر گھر لے آتیں کہ یہ غریب دھوپ میں بیٹھی تھی میں اسے گھر لے آئی ہوں۔ تاکہ یہ آرام کرے اور اب آپ لوگ اسے کھانا وغیرہ کھلائیں۔ آپ کے انتہائی بچپن میں اس قسم کے اقدام آپ کے مستقبل کا پتہ دیتے تھے میں نے جو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اس کے متعلق کچھ روشنی ڈالنے کی کوشش کرتی ہوں۔

عوام الناس سے نہات درجہ ہمدردی' محبت و بلا امتیاز غریب یا امیر چھوٹے یا بڑے کے آپ دکھ درد میں ہر ایک کے ساتھ یکساں سلوک کرتیں۔ اگر آپ کو پتہ چل جاتا کہ میرے پڑوس یا محلہ میں یا کسی جگہ میں کوئی شخص تکلیف میں ہے تو آپ اول تو فوراً اس کا پتہ لینے جاتیں۔ ورنہ کسی کو بھیج کر حالات کا صحیح پتہ منگواتیں۔ اگر کوئی بیمار ہوتا تو اس کے اخراجات خود برداشت کرتیں۔ مقروض ہوتا تو اس کا قرض ادا کرنے کا انتظام کرتیں۔ اگر کسی کی بیٹی یا بیٹے کی شادی ہوتی اور وہ اخراجات کا متحمل نہ ہوتا سفید پوشی کی حالت ہوتی تو پھر اس کا پورا انتظام اپنی جیب سے کرتیں۔ اور دیگر ذرائع سے بھی اس کی مدد کرتیں اگر کسی کو تعلیمی سلسلہ میں مدد کی ضرورت ہوتی تو آپ اس کی اسی رنگ میں مدد فرماتیں۔ جماعت میں اس قسم کی کئی مثالیں ہیں جو لوگ آج تک یاد کرتے ہیں۔

آپ میں رحم کا جذبہ بدرجہ اتم تھا اگر کوئی شخص آپ کے پاس اپنے دکھ کا ذکر کرتا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے۔ آپ چین نہ لیتیں۔ جب تک آپ اس کے دکھ میں پوری طرح شریک ہو کر اس کی ہر قسم کی مدد نہ کرتیں اور وہ اس کے لئے اس قدر بے دریغ خرچ کرتیں کہ اس بات کا مطلق احساس نہ رہتا کہ اپنے اخراجات کا حساب بھی نگاہ میں رکھنا چاہئے۔ یہ رحم کا جذبہ صرف انسانوں کے لئے ہی نہیں تھا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی ہر مخلوق کے لئے تھا۔ جو زبان رکھتے تھے۔ اور جو زبان نہیں رکھتے تھے۔

آپ بے حد مخیّر تھیں یوں تو ہر انسان اپنی بساط کے مطابق کچھ نہ کچھ خدا کی راہ میں دیتا ہی ہے مگر میں نے پھوپھی جان کا رنگ بالکل نرالا دیکھا تھا۔ کئی بیواؤں کا خرچ اپنی گرہ سے مقرر کر رکھا تھا۔ کئی یتیموں کی تعلیم پر وہ خود خرچ کرتی تھیں۔ مگر اسی طرح پر کہ کانوں کان کسی کو پتہ نہ چلتا۔ آپ کی طبیعت میں اس قسم کے کار خیر کے لئے نمود ہرگز نہ تھی۔ انہیں یہ چیز قطعاً" برداشت نہ تھی کہ وہ اپنی اس قسم کی نیکی کو الم نشرح کریں اس قسم کے صدقات و خیرات ان کا روزمرہ کا مشغلہ تھا۔ لیکن پھر سال میں ایک ماہ ایسا بھی آتا ہے جس میں وہ اپنا سب کچھ خدا کے لئے دے چھوڑتیں۔ وہ مہینہ رمضان کا مبارک مہینہ ہوتا۔ اگر قادیان موجود ہوتیں تو خود اپنے ہاتھ سے نقدی کی صورت میں' روزانہ کھانا کھلانے کی صورت میں' ہر قسم کی جنس و رسد کی صورت میں' کپڑوں کی صورت میں' بے حساب خیرات کرتیں۔ اگر آپ حضرت صاحب کے ساتھ کبھی اس ماہ میں پہاڑ پر ہوتیں تو وہاں سے آپ کا خط میری بڑی پھوپھی جان حضرت والدہ سید بشیر احمد شاہ صاحب کے نام آجاتا کہ آپ شہر جا کر میرے گھر میں فلاں فلاں جنس اور فلاں رسد اتنے اشخاص میں فلاں فلاں وزن میں سب کو تقسیم کر دیں۔ جو میں نے اس غرض کے لئے رکھی ہوئی ہیں۔ اور پھر نقدی کے متعلق ہدایات ہوتیں کہ اس اس قدر رقم اتنے اشخاص میں تقسیم کر دیں۔ اور اس کے علاوہ الگ رقم بھجواتیں کہ میں بوجہ بیماری روزے نہیں رکھ سکتی فلاں کو یہ رقم پیش کر دینا اور وہ رقم جس قدر فدیہ ہونا چاہئے تھا اس سے بڑھ کر ہوتی۔

(باقی آئندہ)

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

لجنہ کالم

بہت عورتیں سمجھتی ہوں گی کہ ہمیں خدا کا علم ہے۔ مگر نہیں وہ خدا کو نہیں جانتیں۔ اگر جانتیں تو اس پر پورا پورا ایمان ہوتا۔ نہ جاننے کے سبب سے ہی عورتیں جھٹ ہر کام اور ہر انجام پر تقدیر کو لے بیٹھتی ہیں۔ یہ ثبوت ہے خدا کا علم نہ ہونے کا۔ اور اس کی صفات سے بے خبری کا۔

یاد رکھو یہ تمہارا تقدیر کا مسئلہ غلط ہے۔ اپنی کوتاہیوں کے صلہ میں جو بد انجامیاں ظاہر ہوتی ہیں ان کا نام تم تقدیر رکھ کر خدا تعالیٰ پر الزام رکھتی ہو یہ نہیں خیال کرتیں کہ خدا جو اتنا بڑا زمین و آسمان کا بادشاہ ہے اس کو کیا ضرورت ہے کہ تم میں سے کسی کو دکھ دے کس کو سکھ۔ کسی کو رلائے کسی کو ہنسائے اس کا اس میں کیا فائدہ ہے۔ کیا کوئی ماں پسند کرتی ہے کہ ایک بیٹا جنے ایک مرجائے۔ ایک اندھا ہو ایک سوجاکھا۔ ایک بیمار ہو ایک تندرست ہو؟ یہ جاہلانہ خیال ہے۔ ہماری قوم کی بہت سی تباہی یہی تقدیر کا مسئلہ ہے۔ اسی مسئلہ کی طفیل ہماری کوششیں ضائع ہو گئیں۔ ہماری محنتیں برباد ہو گئیں اور ہماری تمام سرگرمیاں بے ثمر رہ گئیں۔

تم خوب یاد رکھو کہ یہ تقدیری مسئلہ بالکل غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قانون بنائے ہیں جو ان پر سیدھے چلے انہوں نے کامیابی پائی جو الٹے چلے وہ ناکام رہ گئے۔ مثلاً یہی جلسہ ہے جس میں کئی پیچھے بیٹھی ہیں کئی آگے۔ لیکن کیا اس طرح ان کو خدا نے بٹھلایا ہے؟ مانا کہ منتظمات کا بھی ایک حد تک اس میں دخل ہو گا مگر پھر بھی پہلے اور پیچھے کا فرق ضرور ہے۔ پہلے آنے والی کو اچھی اور قریب جگہ مل گئی پیچھے آنے والی کو دور۔ اس میں تقدیر کا کیا دخل ہے۔

حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ایک دفعہ طاعون کے موقعہ پر لوگوں نے کہا یہاں سے چلے جانا چاہئے حضرت عمرؓ کی بھی یہی رائے تھی۔ مگر آج کل کے مسئلہ کے مطابق اس وقت بھی چند لوگ ایسے تھے جنہوں نے اختلاف کیا اور اسی تقدیر کو پیش کر کے کہا اتفرون من قدر اللہ یعنی کیا تم تقدیر سے بھاگتے ہو؟ مگر اس کا جواب حضرت عمرؓ نے کیا ہی لطیف دیا افر من قدر اللہ الیٰ قدر اللہ۔ سوچو کہ اگر یہ تقدیر ہے کہ ایک کیڑے کے کاٹنے سے آدمی بیمار ہو تو یہ بھی تو تقدیر ہے کہ ڈاکٹر دوائی دے اور وہ اچھا ہو جائے۔ تم ایک تقدیر پر ایمان لاتی ہو دوسری پر نہیں۔

تمہاری مثال اس مراثی کی سی ہے جو نکھٹو تھا۔ بیوی معاش کے لئے مجبور کرتی تھی اور وہ عذر کرتا تھا کہ کوئی کام ہی نہیں ملتا۔ آخر ایک دفعہ فوج میں بھرتی ہوئی بیوی نے کہا کہ تُو اس میں ہی شامل ہو جا کہنے لگا شاید تو میری موت کی خواہشمند ہے کیونکہ بھرتی جنگ کے لئے ہے اور جنگ میں موت ہی ہے۔ بیوی نے اس کو سبق دینے کے لئے چکی میں دانے پیسے جن میں کچھ ثابت رہے کچھ پس گئے اور خاوند سے کہا کہ دیکھ سارے ہی دانے چکی میں پس نہیں جاتے ثابت بھی تو رہتے ہیں۔ پس تو نے کیونکر کہا کہ جنگ میں سب کی موت ہی ہے۔ وہ کہنے لگا تو مجھے پسے ہوئے دانوں میں شمار کر۔

کیا تم یہ سمجھتی ہو کہ بچہ ماں کی پھٹکار سے بیمار ہوا یا ماں کی بددعا سے مرا؟ مگر اللہ تعالیٰ کے

باقی صفحہ ۶ پر

ڈاکٹر محمد رمضان

سوز و سازِ زندگی

ڈاکٹر محمد رمضان صاحب (اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے) نے اپنی کتاب سوز و ساز زندگی میں شکر ذوالمنن کے عنوان سے لکھا:۔

میں اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ربوہ میں مکان بنانے اور تقریباً تمام جماعتی تحریکوں میں حتی الوسع حصہ لینے کی توفیق دی۔ چنانچہ میں نے

(۱) پہلے ۱/۱۰ اور بعد میں ۱/۹ کی وصیت کر دی۔ (میرا وصیت نمبر ۲۶۰۲ ہے) اور اب اپنی بیماری کے مدنظر حصہ جائیداد کی اطلاع بھی سیکرٹری صاحب دفتر بہشتی مقبرہ کو کر دی ہے جو تین ہزار روپے کے قریب ہے۔

(۲) سپینش ترجمہ کے لئے یک صد روپیہ چندہ دیا۔

(۳) دعوت الی اللہ سیٹ (بادشاہ انگلستان اور بادشاہ حبشہ کے لئے) کی تقسیم

(۴) تحریک جدید کے چندہ جات خود مع اہل و عیال و متوفی رشتہ داروں۔ چار ہزار روپیہ سے زائد ادا کرنے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق دی۔

(۵) چندہ خاص، حفاظت مرکز، تحریک خاص اور وقف خاص وغیرہ میں حصہ لیا۔ دعوت الی اللہ کے علاوہ ان کی اخلاقی اصلاح اور دوسری بری باتوں کے متعلق جن میں وہ مبتلا ہیں انہیں سمجھانے کی اللہ تعالیٰ نے مجھے کافی توفیق دی۔ اسی طرح اپنے نفس، اہل و عیال، خویش و اقارب اور کمزور احمدی بھائیوں کو یہ سب ایک مجاہدہ ہے اور لوگ عموماً خواہ کتنی بھی ہمدردی سے انہیں سمجھایا جائے۔ اسے پسند نہیں کرتے بلکہ ہر طرح سے درپے آزار ہو جاتے ہیں لیکن صحیح محبت اور ہمدردی کا تقاضا یہی ہے کہ اس کام کو جاری رکھا جائے خواہ کتنی ہی تلخ اور پر از تکالیف ہو۔ اور اس کا اپنے اوپر کیسا ہی شدید اثر پڑے۔ کیونکہ بمطابق "دیکھ سکتا ہی نہیں میں ....." صحیح احساس اور عرفان کے ماتحت آدمی اس سے باز نہیں رہ سکتا کہ یہی اس کی روح کی غذا اور اس کے مولا کی رضا ہے۔ اگرچہ میں بہت گناہ گار کمزور ہوں۔ لیکن جب اور جن باتوں کے متعلق مجھے اللہ تعالیٰ نے جلا دے دی میں نے ان میں اپنی اور دوسروں کی اصلاح کے لئے ہر ممکن کوشش کی (اس بات پر سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے) جیسے کہ حضرت امام جماعت الثانی نے (.....) میں رقم فرمایا ہے کہ علم حاصل کرنے کے جہاں اور فوائد ہوتے ہیں وہاں آدمی کے اندر جلاء پیدا ہو کر آخر عمر اس کا تعلق خدا تعالیٰ سے قائم ہو جاتا ہے یہی ہر بدی سے بچنے اور نیکی کے کرنے کی غرض ہونی چاہئے۔ اگر آدمی کا نقطہ نظر اللہ تعالیٰ کے فضل سے اتنا بلند ہو جائے تو پھر وہ اس چیز کو حاصل کر سکنے کے لئے کسی بھی تکلیف کی پرواہ نہیں کرتا میں اس اجمال کی تفصیل میں نہیں جا سکتا ہاں اللہ تعالیٰ ہی میرے مسلسل دردنہاں، سوز دروں اور پیہم کاوشوں سے واقف ہے بمطابق ارشاد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ بہت کم ہیں جو اس راہ پر گامزن ہوتے ہیں کیونکہ یہ ایک خارزار ہے جس پر ہر ایک قدم نہیں مار سکتا۔

کون چھوڑے خواب شیریں کون چھوڑے اکل و شرب
کون لے خارِ مغیلاں چھوڑ کر پھولوں کے ہار

لیکن جن کو اللہ تعالیٰ اس راہ پر ڈال دیتا ہے وہ پھر اس کی رضا کی خاطر کسی بھی تکلیف کی پرواہ نہیں کرتے بلکہ اسے اپنے لئے عین راحت سمجھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی صفت رحمانیت کے ماتحت فطرت صحیحہ، عقل سلیم، اور ضمیر روشن عطا کی۔ اور پھر اپنی جناب سے اس کی رہنمائی بھی فرمائی۔ اس کے بعد اسے اختیار دے دیا کہ چاہے تو وہ ان سے کام لے کر اللہ تعالیٰ کے قوانین شریعت اور قدرت کو اپنائے اور اس کی رضا حاصل کر کے دنیا اور آخرت میں اس کی جنت کا وارث بن جائے۔ اور چاہے تو ان سب کو جھٹلا کر اسفل السافلین میں جا گرے۔ یہی چیز قدرت کے اثرات کو سمجھنے اور نہ سمجھنے اور ان کے مطابق اجر پانے سے تعلق رکھتی ہے۔

میں اپنے ذوالمنن اللہ تعالیٰ کا کس طرح شکر ادا کروں کہ اس نے محض اپنے فضل سے مجھے شروع ہی سے حقائق فی الاشیاء پر پہروں شب و روز غور و فکر اور اس کے مطابق حتی الوسع عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ میں ہر ایک چیز اور کام نیز اس کے کرنے کے صحیح اصولوں اور اس میں کامیابی کیلئے ٹریننگ و تربیت کے ہر پہلو کو سوچتا اور اس کے مطابق اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان پر عمل کرنے کی کوشش کرتا رہا۔ یہ چیز اتنی وسیع ہے کہ اس پر سیر حاصل بحث کرنا میری طاقت سے باہر ہے۔ ہاں میرا خدا تعالیٰ ہی ان رازوں سے پوری طرح واقف ہے حال ہی میں میں نے رویاء میں یہ شعر اپنے دل القاء یا زبان پر جاری پایا۔

در مرا از بندگانت یافتی
اند کے افشاءِ آں اسرار کن

کائنات کی مختلف چیزوں میں قدرتی تفریق و تنوع جہاں مناسبت اور ترقی کے لحاظ سے لابدی ہے وہاں انسانی دست و برد سے ان میں افراط و تفریط بے پناہ ہلاکت آفرینیوں کا موجب ہوتی ہے۔ دنیا میں جہالت ظلم و تشدد کشت و خون، حق تلفی، عیش و عشرت، بے کسی و بیچارگی، بیماری، غربت و فلاکت اور اس کی وجہ سے بداخلاقی اور روحانی پستی نے لے لی ہے۔ یہ چیزیں زندگی کے مختلف دوروں میں مجھے گھنٹوں رلاتی ہیں۔

میں نے اپنے ان تاثرات کے بہت سے نوٹ جمع کر رکھے تھے۔ جو افسوس ہے ۱۹۴۷ء کے انقلاب میں دوسری چیزوں کے ساتھ ضائع ہو گئے۔ سب ضائع شدہ املاک میں سے مجھے سلسلہ کی جمع کردہ کتب نوٹوں اور اپنے شائع شدہ مضامین کا بہت افسوس ہے۔ جن کا جب خیال آتا ہے تو بدن پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے۔ باقی چیزیں اور کتب مع مختلف مضامین اور کٹنگ کے جو میں نے بہت محنت سے جمع کئے تھے۔ زیادہ افسوس نہیں۔ کیونکہ یہ چیزیں مقصود بالذات نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب جو (-) کی شکل میں میرے پاس تھی بچ گئی۔ اس کے بعد دراصل کوئی غم باقی نہیں رہتا۔ کیونکہ سب خیر و برکت قرآن ہی میں ہے۔ اور اسی سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے باقی چیزیں تو بعض اوقات شرک اور گمراہی کا موجب بن جاتی ہیں چنانچہ پہلے پہلے تو اس سانحہ ہائلہ اور اس کے بے پناہ نقصانات کی وجہ سے معلوم ہوتا تھا کہ آدمی کی سب متاع لٹ گئی۔ لیکن دراصل ان کے کھونے سے ہی خدا ملتا ہے۔ اور مرکز سلسلہ کے مقابلہ میں سب چیزیں ہیچ معلوم ہوتی ہیں۔

میں اس حالت میں بھی اس کے فضل سے مایوس نہیں ہوا۔ اگرچہ اس دھکے سے میں اپنی ہزاروں روپیہ کی مالیت کی لائبریری سے جس میں دستی نوادر بھی تھے۔ محروم ہو گیا۔ (عبدالقادر صاحب جب جالندھر سے ایک تنکہ لئے بغیر نکلے تو یہ کہنے پر مجبور ہوئے)

چیست یارانِ طریقت بعد ازیں تدبیر ما

لیکن میں نے دھڑکتے ہوئے دل لرزتے ہوئے ہاتھوں اور ماؤف سے دماغ کے ساتھ ان گم گشتہ چیزوں کے کھنڈرات پر پھر سے تعمیر نو کی بنیاد رکھ دی۔

ایک منفرد پیشکش جو سُنی اَن سُنی کردی گئی

انور اقبال سیفی "نیوز" میں کہتے ہیں

اس میں کیا شک ہے کہ مضمون "سائنس اور ٹیکنالوجی باہم دگر چلتے ہیں" ایک حقیقت ہے مجھے اس بات سے اتفاق ہے کہ ایک نوبل انعام یافتہ کی بات کو نظرانداز کر دیا گیا ہے۔ معلوم نہیں ہم یہ بات ماننے میں کیوں اتنا وقت لے رہے ہیں کہ ڈاکٹر سلام صاحب پاکستان کے لئے ایک ہمدرد دل رکھتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ پاکستان انکا ملک ہے اور انہوں نے متعدد بار اپنی خدمات اپنے ملک کے لئے پیش کی ہیں۔ لیکن کوئی مثبت ردِ عمل سامنے نہیں آیا۔ بعض اسلامی ممالک نے ان کی تجاویز کو قبول کر لیا ہے۔ پاکستان کیوں ایسا نہیں کر سکتا۔ کیا ان کا عقیدہ آڑے آ رہا ہے۔

اگر پاکستان سائنس اور ٹیکنالوجی میں ترقی کا خواہاں ہے تو لازم ہے کہ ہم اپنے سائنسدانوں کی قدر کریں۔ بیرونی ممالک میں بہت سے پاکستانی سائنس اور ٹیکنالوجی کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور ان میں سے کئی ایک واپس نہیں آنا چاہتے۔

ایسا کیوں ہے؟ بعض تو مذہبی منافرت کی وجہ سے واپس آنا پسند نہیں کرتے ہونگے۔ اور بہت سے ایسے بھی ہونگے جو اس لئے واپس نہیں آنا چاہتے کہ حوصلہ افزائی کا امکان کم ہے۔

اگر ان سائنس دانوں کو مناسب ترقیاں دی جائیں اور پُرکشش حالات پیدا کئے جائیں تو ہم یقیناً وہ ترقی حاصل کر سکتے ہیں جس کی ہمیں ضرورت ہے۔

ڈاکٹر سلام صاحب کے عقائد کو تو الگ رکھئے ہمیں ان کی خدمات حاصل کرنی چاہئیں

باقی صفحہ ۶ پر

Unique offer goes unheard

From Anwar Iqbal Saifi

The article "Science and technology go together" (The News, June 27) is no doubt based on reality. I agree that the voice of a Nobel laureate has been ignored. Why is it taking so long for us to realise that Dr Salam has a sympathetic heart for Pakistan? Of course this is his country and he has offered his services many times. But there has been no positive response. Some of the Islamic countries have accepted his proposals. Why not Pakistan? Is it just because of his faith?

If our country wants to progress in science and technology we must have regard for our scientists. There must be many scientists studying and working abroad who do not even think of coming back to Pakistan.

Why? Some because of religious discrimination and others because of lack of encouragement. Promotions and attractive rewards to such scientists can precipitate the revolution we need.

Regardless of Dr Salam's beliefs, we must acquire his services and make use of them. This, in return, will encourage young scientists to return from abroad after completing their education and serve the country. Scientists await a positive response from the authorities.

Rabwah

The News International, Monday, July 25, 1994

محمد شفیق — الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ

ریفریجریٹرز کے متعلق چند مفید معلومات

آج کل گھروں میں ریفریجریٹرز کا استعمال دن بدن بڑھتا جا رہا ہے۔ اس لئے اس کے متعلق عام معلومات ہر شخص کو خاص کر گھریلو عورتوں کو لازمی ہونی چاہئے۔ ریفریجریٹرز کو رکھنے کی مناسب جگہ' بجلی کی سپلائی' صحیح استعمال' صفائی اور دیکھ بھال کے متعلق کچھ بیان کرنے سے قبل ریفریجریشن (Refrigeration) کی مختصر تاریخ کے بارہ میں بتانا چاہتا ہوں۔

ریفریجریشن کی تاریخ ریفریجریشن کی تاریخ کچھ اتنی پرانی نہیں اٹھارویں صدی عیسوی میں اور اس سے قبل لوگ قدرتی برف استعمال کرتے تھے اور لوگ اس سے روزمرہ کے استعمال کی اشیاء کو صحیح حالت میں رکھنے کے طریقوں سے بھی واقف تھے۔ سردیوں کے موسم میں لوگ قدرتی برف کو پہاڑوں اور جھیلوں وغیرہ کی سطح سے اکٹھا کر لیا کرتے تھے اور پھر اس برف کو لکڑی کے برادے اور بعض اوقات زمین کے اندر دبا کر سٹور کر لیا کرتے تھے گرمیوں کے موسم میں اسے نکال کر استعمال کر لیا کرتے تھے۔

مصنوعی برف بنانے کا تجربہ پہلی مرتبہ ۱۸۲۰ء میں ہوا۔ لیکن اصل کامیابی ۱۸۳۴ء میں ہوئی اور ۱۸۹۰ء تک مصنوعی برف بنائی جانے لگی لیکن گھریلو ریفریجریشن کی پہلی مشین یعنی ریفریجریٹر ۱۹۱۰ء میں جے ایم لارسن (J.M.Larsen) نے بنائی اور ۱۹۱۸ء میں یہ مشین باقاعدہ مارکیٹ میں آ گئی۔ اس ریفریجریٹر کو بنانے والی پہلی کمپنی کیلوی نیٹر (Kelvinator) تھی۔ انہوں نے پہلے سال ۶۷ ریفریجریٹر بنا کر بیچے اور ۱۹۲۰ء تک قریباً ۲۰۰ ریفریجریٹر بک چکے تھے اور موجودہ شکل میں آٹومیٹک (Automatic) ریفریجریٹر 'سیلڈ کمپریسر (Sealed compressor) کے ساتھ ۱۹۲۶ء میں مارکیٹ میں آیا۔ اب ۱۰ ملین (10000000) سے زیادہ ریفریجریٹرز ہر سال مارکیٹ میں فروخت ہوتے ہیں۔

ریفریجریٹرز کی تنصیب گھریلو ریفریجریٹر کو ایسی جگہ نصب کرنا چاہئے جہاں اس پر براہ راست سورج کی شعاعیں نہ پڑیں۔ اس کو چولہوں' ہیٹروں یا گرم جگہوں کے نزدیک ہرگز نصب نہیں کرنا چاہئے۔ اگر ایسی جگہ نصب کرنا ناگزیر ہو جہاں گرمی پیدا کرنے والے آلات نصب ہوں تو ریفریجریٹر اور ان کے درمیان بڑے سائز کی ایلومینیم شیٹ (Aluminium Sheet) کا پردہ حائل کر دیں۔ کمرہ کافی بڑا اور ہوادار ہونا چاہئے ریفریجریٹر کو دیوار سے کم از کم آدھا فٹ دور رکھنا چاہئے۔ اور مشین کو اچھی طرح لیول (Level) کر کے رکھیں۔ لیول کرنے کے لئے سپرٹ لیول (Spirit Level) استعمال کریں۔

بجلی کی سپلائی بجلی کی سپلائی وولٹیج (Voltage) ریفریجریٹر کے لئے درکار سپلائی وولٹیج کے برابر ہونی چاہئے۔ (ریفریجریٹر کی نیم پلیٹ (Name Plate) پر درکار وولٹس (Volts) لکھے ہوئے ہوتے ہیں) پاکستان میں گھریلو استعمال کے لئے ۲۲۰/۲۳۰ V.A.C بجلی مہیا کی جاتی ہے۔ ریفریجریٹر کے لئے بہتر یہی ہے کہ فیوز بکس (Fuse Box) سے علیحدہ لائن حاصل کر کے سپلائی مہیا کی جائے۔ اس کی وائرنگ کے لئے مناسب سائز کی تاریں استعمال کی جاویں تاکہ لوڈ (Load) پر تاروں میں وولٹیج ڈراپ (Voltagedrop) یعنی تاروں میں برقی دباؤ ضائع نہ ہو۔ ریفریجریٹر کی مین وائر (Main Wire) کے ساتھ ایکس ٹینشن وائر (Extension Wire) نہیں لگانی چاہئے۔ اس سے تار میں کافی وولٹ ضائع ہو جاتے ہیں ریفریجریٹر کو چلا کر اس کے موٹر ٹرمینل (Motor Terminal) پر وولٹیج (Voltage) کی پیمائش کرنی چاہئے۔ اگر وولٹیج میں دس فیصد سے زائد کی کمی بیشی ہو تو آٹومیٹک وولٹیج سٹیبلائزر (Automatic Voltage Stablizer) استعمال کرنا چاہئے۔

ریفریجریٹر کو ارتھ (Earth) کرنا نہایت ضروری ہے۔ اگر تھری پن پلگ (Three Pin Plug) تھری پن ساکٹ (Three Pin Socket) استعمال کی جائے تو اچھی ارتھنگ (Earthing) ہو جاتی ہے۔ اگر تھری پن ساکٹ استعمال نہ کی جائے تو پھر ریفریجریٹر کی باڈی کے دھاتی حصہ سے مناسب جگہ پر ایک تانبے کی تار اچھی طرح جوڑ کر زمینی ارتھ کے ساتھ ملا دینا چاہئے یا ہینڈ پمپ کے ساتھ اچھی طرح جوڑ دینا چاہئے۔ تھری پن ساکٹ کی صورت میں ساکٹ کی موٹی پن کو چیک کر لیا جاوے کہ آیا وہ واقعی ارتھ کی گئی ہے۔ ریفریجریٹر کو اگر ارتھ نہ کیا گیا ہو تو اس سے الیکٹرک شاک (Electric Shock) یعنی برقی جھٹکا لگ سکتا ہے اور قیمتی جان ضائع ہو سکتی ہے۔ خاص کر بچوں کے لئے یہ برقی صدمہ جان لیوا ثابت ہو سکتا ہے۔

ریفریجریٹرز کو استعمال کرنیوالوں کے لئے ہدایت (۱) ریفریجریٹر کے دروازہ کو پوری طرح بند رکھیں۔

(۲) کھانے پینے کے اشیاء کو گرم حالت میں نہ رکھیں بلکہ ٹھنڈا کر کے رکھیں۔

(۳) پانی کو اور دیگر مائع کو ڈھانپ کر رکھیں۔

(۴) چیزوں کو اپنی مقررہ جگہ پر رکھیں۔

(۵) دروازہ کم سے کم مرتبہ کھولیں۔

(۶) ٹمپریچر (Temperature) یعنی درجہ حرارت کو کنٹرول کرنے والے آلہ یعنی تھرموسٹیٹ سوئچ (Thermostat Switch) کو درست جگہ پر سیٹ (Set) کر کے رکھیں۔

(۷) شیلوز (Shelves) کو بہت زیادہ چیزوں سے نہ بھریں۔ اس سے ہوا کی سرکولیشن (Circulation) میں رکاوٹ پیدا ہو گی اور چیزیں جلد ٹھنڈی نہ ہو سکیں گی۔

(۸) جب فریزر (Freezer) کی سطح پر زیادہ برف جم جائے (برف کی تہ ۱/۴ انچ یا پنسل کی موٹائی سے زیادہ ہو جائے) تو یہ انسولیشن (Insulation) کا کام کرنا شروع کر دیتی ہے اور انتقال حرارت (Transfer Of Heat) کے عمل میں کسی حد تک رکاوٹ کا باعث بن جاتی ہے جس سے ریفریجریٹر سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کے لئے اس برف کو لازمی پگھلانا چاہئے۔ اس برف کے پگھلانے کے عمل کو ڈیفراسٹنگ (Defrosting) کہتے ہیں۔ آج کل جدید قسم کے ریفریجریٹرز میں آٹومیٹک ڈیفراسٹنگ کا سسٹم (Automatic Defrosting system) لگا ہوا ہوتا ہے جو مشین کے چلنے کے ہر چھ گھنٹے کے بعد بجلی کے ہیٹر یا گرم گیس کے ذریعہ فریزر پر جمی ہوئی برف کو پگھلا دیتا ہے۔ مگر جن پرانی قسم کے ریفریجریٹرز میں ڈیفراسٹنگ خود کرنی پڑتی ہے۔ عام طور پر ہفتہ میں ایک مرتبہ ریفریجریٹر کو ڈیفراسٹ کرنا کافی ہوتا ہے۔ مگر برسات کے موسم میں جب ہوا میں نمی کی مقدار بڑھ جاتی ہے یا جب مائعات کو بغیر ڈھانپے کے ریفریجریٹر میں رکھا گیا ہو تو ایسی صورت میں ضرورت کے مطابق ہفتہ میں دو یا تین بار بھی ڈیفراسٹ کیا جا سکتا ہے۔ ریفریجریٹر کو ڈیفراسٹ کرنے کیلئے سب سے اچھا وقت رات کو سونے سے قبل کا ہوتا ہے۔ ڈیفراسٹ کرنے کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ ریفریجریٹر کو آف کر کے اس کا پلگ (Plug) ساکٹ (Socket) سے نکال لیں۔ ریفریجریٹر میں رکھا ہوا سامان باہر نکال لیں اور فروزن فوڈ (Frozen Food) کو اخبار کے کاغذوں میں اچھی طرح لپیٹ کر رکھیں اس سے وہ خراب نہیں ہوں گی۔ اس کے بعد پیڈسٹل فین کی ہوا سے فریزر پر جمی ہوئی برف کو پگھلا دیں۔ جب ڈیفراسٹنگ کا عمل اچھی طرح سے مکمل ہو جائے تو پھر پیڈسٹل فین کو بند کر دیں اور ریفریجریٹر کو کسی نرم اور صاف کپڑا سے اچھی طرح خشک کر کے دوبارہ چیز رکھ کر چلا دیں۔

(۹) پانی کی ٹریز (Trays) وغیرہ کو پانی سے مکمل نہ بھریں اور ٹریز کو نیچے سے صاف کر لیں اور فریزر میں رکھتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ پانی فریزر میں نہ گرے۔ اس احتیاط سے فریزر سے جمی ہوئی ٹریز کو نکالنے میں آسانی رہے گی۔

(۱۰) فریزر میں جمی ہوئی برف کو یا ٹریز کو اکھاڑنے کے لئے کسی دھاتی نوکدار چیز کا استعمال ہرگز نہ کریں۔ اس سے فریزر میں سوراخ ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے اور فریزر میں سوراخ ہو جانے کی صورت میں ریفریجریٹر میں چارج شدہ گیس خارج ہو جائے گی۔ عام طور پر سوراخ شدہ فریزر کو تبدیل کر کے دوبارہ گیس چارج کرنی پڑتی ہے جس پر کافی خرچ آتا ہے۔ اس لئے فریزر پر جمی ہوئی برف کو کسی دھاتی نوکدار چیز سے ہرگز نہ کھرچیں بلکہ اسے ڈیفراسٹنگ کے ذریعہ دور کریں۔ اگر برف کا کھرچنا بہت ہی لازمی ہو تو پلاسٹک کی چپٹی (جو اس کام کے لئے بنائی جاتی ہے) استعمال کریں۔

ریفریجریٹر کو صاف کرنے کا طریقہ

ریفریجریٹر کو اندر سے صاف کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ نیم گرم پانی میٹھا سوڈا (Soda Bicarb) ملا کر ریفریجریٹر کو اندر سے اچھی طرح صاف کریں۔ اس محلول سے ہر قسم کی بدبو دور ہو جائے گی اور جراثیم سے بھی پاک ہو جائے گا۔

دیکھ بھال (۱) بعض لوگ سردیوں میں بجلی کی بچت کی خاطر ریفریجریٹر کو بند کر دیتے ہیں۔ انہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے کیونکہ ریفریجریٹر کی مشینری لگاتار کام کرنے کے لئے بنائی جاتی ہے اور یہ بات تجربہ سے ثابت ہو چکی ہے کہ اگر اسے سردیوں میں بند کر دینے کے بعد دوبارہ گرمیوں کے شروع میں چلا جائے تو اس صورت میں کمپریسر (Compressor) بعض اوقات جام (Jam) ہو جاتا ہے۔ (Electrolytic Plating) کی وجہ سے اور دیگر کئی قسم کے نقائص پیدا ہونے کا احتمال ہوتا ہے۔

(۲) اگر بجلی بند ہو جانے کے بعد دوبارہ جلد ہی آ جائے اور پھر بند ہو جائے اور آ جائے۔ اور یہ عمل جاری رہے (Fluctuation) تو اس

باقی صفحہ ۶ پر

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

اردن اور اسرائیل نے حالت جنگ ختم کردی

اسرائیل کے وزیراعظم مسٹر رابن اور اردن کے شاہ حسین نے ایک معاہدے پر دستخط کئے ہیں جس کے بعد دونوں ملکوں کے درمیان ۴۶ سال پرانی حالت جنگ ختم کردی گئی ہے۔ اس معاہدے پر دستخط کرنے کے بعد دونوں سربراہوں نے گرمجوشی سے ہاتھ ملائے اور یوں قریباً نصف صدی پرانی دشمنی کو ختم کرکے ایک دوسرے کے ساتھ امن سے رہنے کا معاہدہ کرلیا گیا۔ یہ معاہدہ امریکہ کے صدر کلنٹن کی میزبانی میں واشنگٹن میں ہوا۔

اس معاہدے پر دستخط کرنے کے علاوہ اردن اور اسرائیل کے سربراہوں نے امریکی کانگرس سے بھی خطاب کیا۔ امریکی کانگرس کی تاریخ میں بیک وقت دو سربراہان کا خطاب اپنی نوعیت کا پہلا واقعہ ہے۔ اس معاہدے پر دستخط ہو جانے کے بعد اردن امریکہ اور اسرائیل کے سربراہوں نے ایک پریس کانفرنس سے بھی مشترکہ طور پر خطاب کیا۔ شاہ حسین نے کہا وہ اس معاہدے کے ذریعے تاریخ کا ایک نیا ورق الٹنا چاہتے ہیں۔ اسرائیلی وزیر خارجہ نے کہا کہ ہم امن پر یقین رکھتے ہیں اور امید ہے کہ ہماری کوششیں رائیگاں نہیں جائیں گی۔

اس معاہدے پر شام کی طرف سے جو فوری ردعمل موصول ہوا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ شام کی شرکت کے بغیر مشرق وسطی میں پائیدار امن قائم نہیں ہو سکتا۔ لبنان کے صدر مسٹر الیاس ہراوی نے کہا ہے کہ وہ شام کے بغیر اسرائیل سے الگ طور پر کوئی معاہدہ نہیں کریں گے۔

ادھر لبنان کے جنوب میں اسرائیلی طیاروں نے ایران نواز حزب اللہ کے ٹھکانوں پر حملہ کیا اور بم برسائے فوری طور پر کسی جانی یا مالی نقصان کی خبر نہیں ملی۔ ایران نواز حزب اللہ کے چھاپہ مار اپنے ٹھکانوں سے گاہے گاہے اسرائیل پر حملے کرتے رہتے ہیں۔

اردن اسرائیل معاہدے کے موقع پر شاہ حسین سے ہاتھ ملاتے ہوئے اسرائیلی وزیراعظم نے کہا "جناب والا! اسرائیل کی تمام ریاست آپ سے ہاتھ ملا رہی ہے۔"

دستخطوں کی تقریب وائٹ ہاؤس کے روز گارڈن میں منعقد ہوئی۔ اسرائیلی وزیراعظم وہاں پہلے پہنچ چکے تھے بعد ازاں شاہ حسین امریکہ صدر کے ساتھ روز گارڈن پہنچے تو دونوں رہنماؤں نے گرمجوشی سے مصافحہ کیا۔

اخبارات نے لکھا ہے کہ دونوں رہنما ایک دوسرے سے ہاتھ ملانے کے لئے پہلے سے تیار تھے اور انہوں نے اس مقصد کے لئے تقریب کے رسمی طور پر شروع ہونے کا انتظار نہیں کیا اور آگے بڑھ کر ایک دوسرے سے مصافحہ کر لیا۔ جب دونوں ملکوں کے قومی ترانے بجائے گئے تو اس کے بعد دونوں سربراہوں نے آپس میں مختصری بات چیت بھی کی۔

اسرائیلی وزیراعظم نے صحافیوں، سفارت کاروں اور اعلیٰ افسران کو مخاطب کرتے ہوئے جو اسرائیل اور اردن کے سربراہوں کے مصافحے کو غور سے دیکھ رہے تھے، کہا کہ "یہ امن کے لئے ایک عالمی مبارکباد ہے۔" انہوں نے کہا کہ یہ مصافحہ میرے لئے اور شاہ حسین کے لئے غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے کیونکہ ہم اس دن کی طرف بڑھ رہے ہیں جب یہ مصافحہ فوٹوز اور سرخیوں کا موضوع نہیں رہے گا۔ یہ ہماری زندگیوں کا معمول بن

باقی صفحہ ۷ پر

بقیہ صفحہ ۳

متعلق تم نہایت بے باکی اور بے خوفی سے کہہ دیتی ہو کہ یہ ظلم خدا کی تقدیر ہے۔ تم خدا کو مالک خیال کرتی ہو تو ساتھ رحیم بھی خیال کرو ظالم کیوں خیال کرتی ہو۔ خدا کا کیا فائدہ ہے، کہ تمہارے بچے کو بیمار کرے تم نے اس کو ننگا رکھا۔ تم نے بے احتیاطی کی۔ تم نے بد پرہیزی کی وہ نمونیا میں مبتلا ہو گیا اب تم خدا پر الزام رکھتی ہو اپنی غفلت نہیں کہتیں۔ تمہارا بچہ جاہل رہا اس لئے کہ تم نے اسے پڑھنے کا شوق نہ دلایا۔ اس کی تادیب نہ کی۔ اس کو آوارگی سے نہ بچایا مگر اپنے اس قصور پر اب تقدیر کا حوالہ دیتی ہو۔ بھلا کب خدا کے فرشتوں نے تمہارے بچے کو جاہل رہنے کی ترغیب دی؟ کب انہوں نے تمہارے بچے کی کتابیں چھین لیں؟ کب اس کے سکول کے راستے کو روکا۔ یہی وہ تقدیر کا مسئلہ ہے کہ جس پر ایمان لاکر ہمارا ملک خدا کے فضلوں سے محروم ہو گیا۔ دیکھو اسی ملک کے انگریز بچے تندرست اور تمہارے بیمار ہیں۔ اس میں انگریز تعلیم یافتہ اور تم جاہل۔ انگریز آسودہ حال تم فلاکت زدہ۔ وہ عالی مرتبہ اور بشاش تم سراپا نکبت اور غمگین۔ اس کی وجہ یہ نہیں کہ تقدیر کی ان سے دوستی اور تم سے دشمنی ہے بلکہ وجہ محض یہ ہے کہ انہوں نے قانون قدرت کے مطابق کام کیا یوں کہو کہ دنیا کی مشینری کا صحیح استعمال کیا اور فائدہ اٹھایا مگر تم نے نافرمانی اور خلاف قاعدگی سے نقصان پایا۔ جب بچہ بیمار ہو جاتا ہے تمہاری غفلت کی وجہ سے، تمہاری بے وقوفی کی وجہ سے، تمہاری جہالت کی وجہ سے، تو تم اس کو تقدیر سے وابستہ کرتی ہو اپنی غلطی کو نہیں مانتیں اور نہ اپنی اصلاح کی کوشش کرتی ہو۔ خود تربیت کا خیال نہیں رکھتیں مگر جب وہ خراب اور اوباش ہو جاتا ہے تو کہتی ہو "جی تقدیر"۔ یاد رکھو یہ تمام باتیں غفلت اور قانون شکنی کی ہیں۔ خدا نے قانون بنائے ہیں ان پر چلنے والے کامیاب ہوں گے خلاف ورزی کرنے والے تباہ۔ پس میں پھر کہتا ہوں کہ اس تقدیر کی آڑ میں خدا پر الزام نہ رکھو (-) یہی مطلب ہے کہ خدا کا علم یعنی اس کی صفات سے واقفیت۔ تم خدا کی فرستادہ جماعت کا حصہ ہو۔ تم کو اس کی ذات کا علم ہونا ضروری ہے۔ تم تقدیر کو چھوڑو تقدیر خدا کے ساتھ اچھے موقعوں پر منسوب کرو۔ جانو کہ وہ قادر ہے۔ وہ رحیم ہے۔ وہ کریم ہے۔ وہ رحمن ہے۔ وہ عُقدہ کشاہ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس مسئلہ تقدیر کو کیسی لطیف شان دی ہے۔ فرماتے ہیں بیمار میں پڑتا ہوں شفا خدا دیتا ہے۔ جاہل میں رہتا ہوں علم خدا دیتا ہے۔ غفلت میں کرتا ہوں ہوش میں وہ لاتا ہے۔ پس تم بھی ظالمانہ باتیں خدا تعالیٰ کی طرف منسوب نہ کرو۔ اپنی غفلتوں اور تباہیوں کو دور کرو۔ اس کے بنائے ہوئے قوانین کو صحیح طریق سے عمل میں لاؤ تا یہ ادبار تم سے دور ہو۔ اور یہ بات یاد رکھو کہ آئندہ ہماری جماعت میں یہ مسئلہ نہ اٹھے۔

بقیہ صفحہ ۴

اور ان خدمات سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے۔

اس کے نتیجہ میں ہمارے نوجوان سائنس دانوں کو ملک واپس لوٹ آنے کا حوصلہ ملے گا اور وہ اپنی تعلیم مکمل کرکے واپس آجائیں گے اور ملک کی خدمت میں معروف ہو جائیں گے۔

ہمارے سائنسدان (جو بیرون ملک ہیں) صاحبان اقتدار کی طرف سے مثبت ردعمل کا انتظار کر رہے ہیں۔

بقیہ صفحہ ۵

صورت حال سے ریفریجریٹر کو نقصان پہنچ سکتا ہے تو ایسی حالت میں ریفریجریٹر کو بند کر دینا چاہئے۔ جب دوبارہ بجلی رو بحال ہو جائے اور قائم رہے اور بلب جلا کر دیکھ لیں کہ پوری روشنی دے رہے ہیں تو پھر ریفریجریٹر کو آن (ON) کریں اور اگر بلب کی روشنی مدھم ہو تو اس صورت میں ریفریجریٹر کو ہرگز آن (ON) نہ کریں دوسری اہم بات یہ ہے کہ ریفریجریٹر کو ایک دفعہ آف (Off) کردینے کے بعد دوبارہ پانچ منٹ کے وقفہ کے بعد آن (ON) کرنا چاہئے بصورت دیگر ریفریجریٹر کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اگر بجلی بند ہونے کے بعد دوبارہ آجائے اور ریفریجریٹر کے سٹارٹ (Start) ہونے سے گھر کے بلبلوں (Bulbs) کی روشنی مدھم ہو جائے اور ریفریجریٹر سٹارٹ نہ ہو (ریفریجریٹر سٹارٹ ہونے کی ایک علامت یہ ہے کہ اس کا کنڈنسر (Condenser) گرم ہونا شروع ہو جاتا ہے) تو یہ کم برقی دباؤ (Low Voltage) کی علامت ہے (بشرطیکہ ریفریجریٹر کے لئے سپلائی' فیوز بکس سے براہ راست لی گئی ہو اور درست سائز کی تاریں استعمال کی گئی ہوں) اس صورت میں ریفریجریٹر کو بند کردینا چاہئے۔ ریفریجریٹر کو دوبارہ اس وقت تک آن (ON) نہیں کرنا چاہئے جب تک کہ دوبارہ درست برقی دباؤ بحال نہ ہو جائے۔ اگر کم برقی دباؤ بدستور قائم رہے تو کسی کوالیفائیڈ اور تجربہ کار ریفریجریشن مکینک سے یہ نقص چیک کرائیں۔

(۳) اگر ریفریجریٹر کے کمپریسر (Compressor) میں سے غیر معمولی آواز آرہی ہو یا ٹھنڈک پیدا نہ کر رہا ہو یا بار بار سٹارٹ ہو کر جلدی بند ہو جاتا ہو۔ یا برقی صدمہ پہنچ رہا ہو تو ان تمام صورتوں میں مشین کو آف کرکے کسی کوالیفائیڈ مکینک سے چیک کروائیں۔

(۴) خوشبودار چیزوں کو پلاسٹک کی تھیلیوں میں اچھی طرح بند کرکے ریفریجریٹر میں رکھنا چاہئے۔

(۵) سبزیوں اور پھلوں کو فوڈ کمپارٹمنٹ (Food Compatment) میں جہاں درجہ حرارت 35.F سے 40F تک ہوتا ہے رکھنا چاہئے۔

(۶) گوشت کو اگر ایک ہفتہ کے اندر اندر استعمال کرنا ہو تو اسے بھی پلاسٹک کی تھیلی میں بند کرکے فوڈ کمپارٹمنٹ میں رکھنا چاہئے۔ بشرطیکہ وہاں کا درجہ حرارت 40f سے زیادہ نہ ہو۔ اگر گوشت کو ایک ہفتہ سے زائد عرصہ کے بعد استعمال کرنا ہو تو پھر اسے فریزر میں رکھنا چاہئے۔ آٹا وغیرہ کو فوڈ کمپارٹمنٹ میں ہی رکھنا چاہئے۔

(۷) ریفریجریٹر کے کنڈنسر (Condenser) کو ہر ماہ نرم برش سے صاف کرنا چاہئے گرد و غبار والے علاقوں میں اسے ہفتہ میں ایک بار صاف کرنے سے ریفریجریٹر کی کارکردگی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ کنڈنسر عام طور پر ریفریجریٹر کے پیچھے فٹ ہوتا ہے اور اس کا رنگ سیاہ ہوتا ہے۔ بعض ریفریجریٹرز میں کنڈنسر ریفریجریٹرز کے نیچے فٹ ہوتا ہے۔ جب ریفریجریٹر چل رہا ہوتا ہے تو یہ گرم ہوتا ہے۔

تعارف

احمدیہ بلیٹین (اخبار احمدیہ لندن)

برائے مئی و جون ۱۹۹۴ء

ٹائٹل پر ایک طرف حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سوال و جواب کی میٹنگ میں ہالینڈ میں خطاب فرما رہے ہیں اور دوسری تصویر میں بوسنیا کے احمدیوں سے گفتگو ہو رہی ہے۔ دوسری طرف ٹائٹل پر ہالینڈ میں منعقدہ ٹیلیوژن پروگرام ملاقات کا ایک منظر دکھایا گیا ہے۔ جس میں حضرت صاحب ایک مخلص ڈچ احمدی نوجوان فہیم احمد صاحب پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی نظم سنانے پر خوشنودی کا اظہار فرما رہے ہیں۔ انگریزی حصے میں عید کے متعلق ایک نوٹ شائع کیا گیا ہے جس کے بعد ایک مضمون کی درستی کا اعلان ہے۔ یہ مضمون مکرم پروفیسر صالح محمد الٰہ دین صاحب نے تحریر کیا تھا۔ مارچ۔ اپریل ۱۹۹۴ء کی اشاعت میں شائع ہوا تھا۔ چونکہ اس کا متن ایک اور رسالے سے لیا گیا تھا اس لئے نقل میں بعض غلطیاں ہو گئیں اس کے بعد حضرت امام جماعت الرابع کے مجلس شوریٰ کے متعلق روایات اور عملی اقدامات کے سلسلے میں ارشادات پیش کئے گئے ہیں۔ حضرت صاحب ہی کے بعض دیگر ارشادات بھی شامل اشاعت ہیں جن میں ہر شخص کو اس بات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ جو کوئی بھی کسی رنگ میں بھی کسی کے ماتحت ہے وہ ہر رنگ میں اس کا ذمہ دار ہے۔ مکرم محمد احمد صاحب حامی کا ایک سائنسی مضمون شامل اشاعت ہے جس میں کون و مکان کے خاتمے کا ذکر ہے۔ بعد ازاں انگلستان میں احمدیہ جماعت کی خبریں پیش کی گئی ہیں اور واقفین نو کی تصاویر بھی دی گئی ہیں۔ انگلستان کے سیکرٹری دعوت الی اللہ ملک سلیم احمد صاحب کا ایک نوٹ شامل اشاعت ہے جس میں انگلستان میں دعوت الی اللہ کو سنجیدگی اور لگن کے ساتھ آگے بڑھانے کی طرف دعوت دی گئی ہے دیگر تصاویر میں حضرت امام جماعت کی ایک سوال و جواب کی میٹنگ پیش کی گئی ہے جو انگلستان کے اطفال کی ۱۹۹۳ء کی ریلی کے موقع پر ہیتھ لینڈز سکول ہانسلو میں منعقد کی گئی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا برمنگھم میں جس طرح یوم منایا گیا اس کی تصویر بھی دی گئی ہے۔ اور امیر جماعت احمدیہ یو۔کے کو پارلیمنٹ کے ممبر وال سال اور ان کی بیگم کے ساتھ دکھایا گیا ہے۔ مکرم و محترم حافظ قدرت اللہ صاحب کی وفات کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں لکھا گیا ہے کہ نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب سابق مربی انگلستان ہالینڈ و انڈونیشیا آج ۱۳ مئی بروز جمعۃ المبارک صبح ساڑھے دس بجے لندن میں وفات پا گئے۔ آپ دیرینہ خادم سلسلہ تھے انہوں نے عرصہ دراز تک ہالینڈ اور انڈونیشیا میں اشاعت دین حق کی سعادت پائی۔ بہت خوبیوں کے مالک تھے اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے۔ ہم آپ کی اہلیہ اور بچوں اور دیگر افراد خاندان سے تعزیت کرتے ہیں۔ اردو حصے میں سب سے پہلے جماعت احمدیہ کے نام حضرت امام جماعت احمدیہ کا وہ پیغام ہے جو عید کے موقعہ پر دیا گیا تھا۔ اور اس کے بعد حضرت صاحب کے اقتباسات کے خلاصے دیئے گئے ہیں اور حضرت صاحب کے مجالس شوریٰ کے سلسلے میں بعض ارشادات تفصیل کے ساتھ درج کئے گئے ہیں۔ نظم کے حصہ میں عبدالواسع آدم چغتائی اور مشہود احمد ناصر نودی کھوکھر ربوہ کی نظمیں شامل اشاعت ہیں۔ اسی طرح بیت الفضل لندن کی ڈائری کے سلسلے میں سچے جذبوں اور خوابوں کی نمونہ پذیری سے بھرپور شعری مجالس کا ذکر کیا گیا ہے جن میں مکرم عبیداللہ علیم اپنا کلام سنا رہے ہیں۔ بیت الفضل لندن اور احمدیہ جماعت یو کے کی بعض تقریبات کا بھی ذکر ہے اور چاند اور سورج کے گرہن سے متعلق بھی ایک مضمون شامل اشاعت ہے جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے اردو اور انگریزی دونوں حصوں کے ایڈیٹر مسٹر بشیر الدین سامی ہی ہیں۔

اخبار الاحمدیہ کی کتابت اور طباعت بہت خوبصورت ہوتی ہے اور اس کا ٹائٹل بھی دیدہ زیب ہے اسے حاصل کرنے کے لئے احمدیہ جماعت انگلستان سے رجوع کیا جانا چاہئے۔

(ن-س)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

بدہضمی، گیس، پیٹ درد
اور پیٹ کی روزمرہ کی تکالیف کیلئے بفضلہ تعالیٰ
بہت مفید ہومیو پیتھک دوا
DIGESTINE
ڈائی جیسٹین قیمت /15 روپے
کیور ہومیو میڈیسن ڈاکٹر اے بی ہومیو کمپنی گولبازار ربوہ
فون: 04524-771, 04524-211283
فیکس 04524-212299

منیر ذوالفقار چوہدری

مکرم چوہدری محمد علی صاحب شیدا رائے ونڈی

خاکسار کے تایا جان مکرم محترم چوہدری محمد علی صاحب شیدا عیدالاضحیٰ کے اگلے روز مورخہ ۹۴/۵/۲۳ کی شام ہارٹ اٹیک کے باعث اس دنیا فانی سے اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

آپ نے تقریباً ۸۰ سال عمر پائی۔ آپ کی وفات اپنے آبائی گاؤں چھوانوالہ نزد رائے ونڈ میں ہی ہوئی۔ جہاں آپ اپنی زرعی زمین پر اپنے خاندان کے ساتھ قیام پذیر تھے۔ وفات سے قبل مکمل ہوش میں تھے صرف چند روز قبل قدرے بیمار ہوئے۔ آپ نہایت شریف النفس انسان تھے۔ اور جس بات کا خاکسار نے قریب سے مشاہدہ کیا وہ یہ تھی کہ آپ بہت کھری بات کہنے کے عادی تھے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو بطور صدر جماعت احمدیہ رائے ونڈ ضلع لاہور خدمات کی توفیق عطا فرمائی۔

محترم تایا جان مکرم چوہدری محمد علی صاحب شیدا بہت خوشگوار طبیعت کے مالک تھے۔ ہر ملنے والا اگر پہلی ملاقات میں نہیں تو دوسری ملاقات میں آپ کا گرویدہ ہو جاتا تھا۔ ہر موضوع پر کھل کر بات کر لیتے تھے۔ یہ موضوع خواہ دینی ہو، سیاسی ہو، معاشی ہو یا کوئی اور ملنے والے کو اپنے ٹھوس موقف سے مطمئن کر دیا کرتے تھے۔ ابھی صرف چند ماہ پیشتر جبکہ اس عاجز کے والد محترم مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب آف ناصر آباد سندھ کی اچانک ہارٹ اٹیک کے باعث وفات ہوئی تو عزیزوں نے فیصلہ کیا کہ محترم تایا جان کو اس کی خبر الوقت نہ دی جائے تاکہ وہ خود شاید یہ صدمہ برداشت نہ کر سکیں لیکن جب سارے رشتہ دار اپنے چھوٹے چچا جان کے جنازہ میں شرکت کرنے کے لئے ربوہ جانے لگے (کیونکہ خاکسار کے والد موصی تھے) تو انہیں بہت پریشانی ہوئی کہ یہ سب کیوں جا رہے ہیں۔ بالآخر ان کو بتانا پڑا جس کا ان کی صحت پر بہت اثر ہوا۔ لہٰذا اپنی وفات تک مذکورہ صدمہ کا ان پر بہت بوجھ تھا۔ آخر کار تقریباً ساڑھے تین مہینے (اپنے بھائی کی وفات کے بعد) کا مختصر عرصہ گزار کر اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے۔ خدا تعالیٰ آپ کو کروٹ کروٹ جنت میں جگہ عطا فرمائے۔

تایا جان محترم نماز کا خاص اہتمام فرماتے تھے۔ صحت کی خرابی میں بھی میں نے ان کو نماز ادا کرتے دیکھا ہے۔ آپ شعر بھی کہہ لیا کرتے تھے

آپ کی نماز جنازہ مکرم محمد امین صاحب چیمہ مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ جس میں بیسیوں احباب نے شرکت فرمائی اور آپ کو آبائی قبرستان واقع رائے ونڈ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ اسی قبرستان میں خاکسار کے چھوٹے تایا جان مکرم بشیر احمد صاحب رائے ونڈی اور ہماری تائی اماں بھی مدفون ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کی بخشش فرمائے۔

خاکسار کے دادا جان مکرم محترم چوہدری نواب الدین صاحب بہت عرصہ قبل وفات پا گئے تھے اور رائے ونڈ کے آبائی قبرستان میں ہی دفن ہوئے تھے۔ ان کی بلندی درجات کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ دادا جان کی وفات کے بعد سارے خاندان کی ذمہ داری ہماری دادی جان کے سر آن پڑی جنہوں نے بہت تکلیفوں کو برداشت کیا اور ہمارے بزرگوں کو سنبھالا۔ ان کی تربیت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ نظام جماعت سے خاص تعلق رکھا اور اپنی اولاد کو بھی اس پر مضبوط کیا۔ آپ کی تربیت کا نتیجہ ہی تھا کہ آپ کی اولاد سے ایک نہیں بلکہ دو بیٹوں نے واقف زندگی ہونے کا شرف حاصل کیا۔ احباب کرام سے دادا جان اور تایا جان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ صفحہ ۶

جائے گا۔

مسٹر رابن اور شاہ حسین کی یہ ملاقات اگرچہ سر عام تھی لیکن اس سے قبل دونوں لیڈر کئی بار خفیہ طور پر مل چکے ہیں۔ تاکہ ۴۶ سال پرانے تنازعے کو ختم کرنے کی راہ ہموار کی جا سکے۔

افتتاحی تقریب کے بعد مسٹر رابن اور شاہ حسین نے اندر جا کر صدر کلنٹن کی موجودگی میں بات چیت کی۔ شاہ حسین نے اس موقع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میری زندگی میں آج کے دن سے زیادہ اہم دن کوئی نہیں آیا۔ آج مجھے ایک طویل جدوجہد کے دوران ہم سے بچھڑنے والے ساتھی یاد آ رہے ہیں جو جنگ کا لقمہ بنے اور اس طویل جدوجہد کے مختلف مراحل میں جان سے گذر گئے۔ آج مجھے ان نسلوں کا خیال ہے جو اردن اور اسرائیل میں آنے والے دنوں میں آئیں گی۔ ان کی جو ذمہ داریاں ہم پر عائد ہوتی ہیں مجھے ان کا بھی خیال آ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں ہمیشہ اپنے اللہ سے یہ دعا کرتا رہا کہ مجھے پائیدار امن کے قیام کی توفیق ملے یہ میرا خواب تھا جو آج پورا ہو رہا ہے۔

خبریں

ربوہ : 31- جولائی-1994ء کل آندھی کے بعد بادل آئے موسم خوشگوار ہو گیا ہے درجہ حرارت کم از کم 20 درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 38 درجے سنٹی گریڈ۔

○ پورے ملک میں شدید طوفانی بارشوں کے نئے سلسلے نے پھر تباہی مچادی دریا بپھر گئے ہیں۔ نالہ ایک کا بند دو جگہ سے ٹوٹ جانے سے سیلابی پانی پسرور بدوملی شہر میں داخل ہو گیا۔ لاہور میں شدید بارش سے ۶ سے زائد مقامات جزیرے بن گئے ہیں جن کے ارد گرد پانی کھڑا ہے۔ دو موریہ پل' سوامی نگر' شاد باغ' سمن آباد' میکلوڈ روڈ اور مصری شاہ کے علاقے زیادہ متاثر ہوئے ملتان روڈ کی نواحی آبادیاں شاہین آباد وغیرہ میں جہاں گذشتہ ایک ماہ سے پانی کھڑا تھا حالت اور خراب ہو گئی ہے۔ آبادیوں کے مکین گھروں میں محبوس ہو کر رہ گئے ہیں۔

○ شدید بارشوں کے تازہ سلسلے میں پسرور میں چھ گھنٹے بارش ہوئی سیالکوٹ میں ۵۰ ملی میٹر بارش ہوئی۔ جہلم میں کئی مکان گر گئے پانی دکانوں اور گھروں میں داخل ہو گیا۔ ڈسکہ میں ایک شخص ہلاک دو زخمی۔ پورا گوجرانوالہ شہر "جوہڑ" کی صورت اختیار کر گیا۔ اوکاڑہ شہر میں کئی کئی فٹ پانی کھڑا ہے۔ دریائے سندھ میں طغیانی سے چار سو سے زائد کچے کے دیہات زیر آب آ گئے۔ سکھر اور کوٹری میں اونچے درجے کا سیلاب ہے۔ موہنجو داڑو کو بچانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

○ دریائے توی چناب جہلم اور راوی نے سیالکوٹ ڈنگہ بھوانہ اور بھیرہ کے سینکڑوں دیہات میں تباہی مچادی۔

○ بارشوں کے باعث صرافہ مارکیٹ راولپنڈی میں تین منزلہ عمارت زمین بوس ہونے سے تین افراد ہلاک ہو گئے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ فرقہ وارانہ فسادات میں بھارت کا ہاتھ ہے۔ اسلام کے نام پر بننے والے ملک میں آج بھائی بھائی کا گلا کاٹ رہا ہے۔ موجودہ حالات ایمان کے راستے پر چلنے والوں کے لئے پریشانی کا باعث ہیں۔ انہوں نے اعلان کیا کہ لاہور میں گنج بخش ہجویری یونیورسٹی اور اکیڈیمی قائم کی جائے گی۔

○ مسلم لیگ ج کے سربراہ حامد ناصر چٹھہ کے بیٹے کی ڈکیتی میں ملوث نوجوان کو پولیس نے تشدد سے مار ڈالا۔ ورثاء نے زبردست احتجاجی جلوس نکالا اور حکومت کے خلاف سخت نعرے بازی کی۔ ڈکیتی کا سامان برآمد کرنے کے لئے پولیس درجنوں افراد پر تشدد کر رہی ہے۔

○ گورنر پنجاب چوہدری الطاف حسین نے کہا ہے کہ پنجابی وزیر اعظم نے پنجاب کو ڈبو کر رکھ دیا جتنا نقصان نواز شریف نے کیا اور کسی نے نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ جس خانہ شماری کی بنیاد پر پنجاب کی آبادی میں کمی کا خدشہ پیدا ہوا ہے وہ پنجابی وزیر اعظم نے پنجابی سینسس کمشنر کے ذریعے کروائی تھی۔ انہوں نے کہا کہ اب مردم شماری کا عمل صحیح طریقے سے ہو گا پنجاب کے خدشات دور ہو چکے ہیں۔

○ دشمن کے ایجنٹوں کی طرف سے ملک کی چوٹی کی قیادت کو ختم کر کے ملک میں افراتفری پھیلانے کے ایک منصوبے کا انکشاف ہوا ہے۔ چنانچہ امکان ہے حکومت قائد حزب اختلاف کو اعتماد میں لے گی تاکہ ان کی سلامتی کا موثر بندوبست کیا جا سکے۔ منصوبہ کے مطابق وزیر اعظم اور قائد حزب اختلاف کے علاوہ مولانا اعظم طارق' قاضی حسین احمد اور حامد ناصر چٹھہ کے نام ہٹ لسٹ پر بتائے گئے ہیں۔

○ گورنر پنجاب نے بتایا ہے کہ مذہبی منافرت پھیلانے والے دینی ادارے ختم کر دیئے جائیں گے۔ دین اور ملک و قوم کے خلاف کام کرنے والے کسی ادارے کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔

○ ملک بھر میں جن علاقوں میں گذشتہ روز شدید بارش ہوئی ان میں لاہور' گوجرانوالہ' گجرات' سیالکوٹ' اوکاڑہ' ساہیوال' سمبڑیال وزیر آباد سمیت متعدد شہر شامل ہیں۔ فوج اور دیگر اداروں کی امدادی ٹیمیں مختلف علاقوں میں بھجوادی گئی ہیں۔

○ آزاد کشمیر کے وزیر اعظم سردار عبدالقیوم نے کہا ہے کہ بے نظیر کے دورہ آزاد کشمیر سے تحریک آزادی کشمیر پر مثبت اثرات مرتب ہوں گے۔

○ لاہور میں ہونے والے ۷ ادینی جماعتوں پر مشتمل تحفظ ناموس رسالت کنونشن نے کہا ہے کہ اگر حکومت نے واضح الفاظ میں توہین رسالت کی سزا کے بارے میں پیدا شدہ ابہام دور نہ کیا تو قومی اسمبلی کا گھیراؤ کیا جائے گا۔ کنونشن میں یہ بھی کہا گیا کہ ماہ ربیع الاول میں جگہ جگہ لاؤڈ سپیکر پر پابندی کی خلاف ورزی کی جائے گی۔

○ ڈھوڈک آئل فیلڈ میں قیصرانی قبائل اور فرنٹیئر کور کے درمیان فائرنگ ہوئی۔ جدید اسلحہ سے لیس دو ہزار قبائلی چار روز سے مورچہ بند ہیں۔ دیگر قبائل نے بھی ان کی حمایت کا اعلان کر دیا ہے۔ قیصرانی قبیلہ نے ۴۸ گھنٹوں کا الٹی میٹم اپنے مطالبات منوانے کے لئے دیا ہے ان کا مطالبہ ہے کہ تونسہ شہر اور قیصرانی علاقے کے تمام قصبوں کو فوری طور پر گیس فراہم کی جائے۔ گیس پلانٹ میں مقامی لوگوں کو ملازمتیں دی جائیں۔ ڈھوڈک میں محصور او جی ڈی سی کے ملازمین کی خوراک ختم ہو جانے کے بعد قیصرانی قبائل چاول کی دیگیں پکا کر ان تک پہنچا رہے ہیں۔

○ کراچی میں ڈاکوؤں نے ایک دن میں ۱۰ گاڑیاں چھین لیں اور آسانی سے فرار ہو گئے۔

○ اقبال ٹاؤن لاہور میں ڈاکوؤں نے ۶۱ لاکھ روپیہ لوٹ لیا۔ دو تاجر اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ۶۱ لاکھ کی رقم لے کر پشاور جانے کے لئے رکشہ میں بیٹھے تو وحدت روڈ پر ڈاکوؤں نے ان کو لوٹ لیا اور اسی رکشہ میں بیٹھ کر فرار ہو گئے۔ ایک اور واقعہ میں شاہی روڈ لاہور میں ڈاکو نے رکشہ ڈرائیور کے ساتھی کو قتل کر دیا۔

○ پاکستان نے ایٹمی پروگرام کے سلسلے میں امریکی تجاویز مسترد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ بھارت کے توسیع پسندانہ عزائم کے پیش نظر ایٹمی پروگرام ترک یا منجمد نہیں کیا جا سکتا۔

○ تحریک فقہ جعفریہ کے زیر اہتمام احتجاجی مظاہروں میں کہا گیا ہے کہ آئندہ ہم اپنی حفاظت خود کریں گے ہم شہدا کے قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

○ صوبوں کی پولیس پر انحصار ختم کرنے کے لئے ایف آئی اے کو فعال بنا کر متبادل پولیس بنایا جا رہا ہے۔ ساڑھے بارہ کروڑ روپے سے ابتدائی طور پر ۷ ۴ سٹیشن بنائے جائیں گے۔ تمام ضلعی ہیڈ کوارٹر میں دفاتر کھولے جائیں گے۔

○ گرفتار شدہ بریگیڈئر امتیاز سے ۱۹۹۰ء کے الیکشن میں دھاندلی کے بارے میں پوچھ گچھ شروع کر دی گئی ہے۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت کے خلاف ہنگامہ کھڑے کرنے والے سکینڈلوں میں ملوث ہیں۔ ان لوگوں کو ہم آزما چکے ہیں۔

○ آئل ٹینکرز کی ہڑتال تیسرے روز بھی جاری ہے۔ ملک بھر میں تیل کی سپلائی میں خلل پڑ رہا ہے دولت پور سکھر اور کراچی میں تیل کی سپلائی بالکل بند ہے۔ ٹینکرز ایسوسی ایشن نے کہا ہے کہ زیادتی کرنے والے پولیس اہلکاروں کے خلاف کارروائی تک ہڑتال جاری رہے گی۔

○ غلام مصطفیٰ جتوئی نے کہا ہے کہ حکمران اور اپوزیشن جماعتوں کی محاذ آرائی سے ملکی صورت حال خطرناک ہو جائے گی۔

اعلان تعطیل

○ مورخہ ۲۔ اگست ۱۹۹۴ء کو دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی لہٰذا اس روز پرچہ شائع نہیں ہو گا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

(مینیجر)

خود مل کر تشخیص و مشورہ کے خواہشمند وں
کی خاطر حضرت حکیم نظام جان کے فرزند
حکیم عبدالحمید اعوان کا
ماہانہ پروگرام
● ۵ تا ۷ تاریخ
مشہور دواخانہ نزد ٹیلر بکس اقصیٰ چوک ربوہ فون: ۹۰۶
● ۱۰ تا ۱۲ تاریخ
سیکٹر آئی ۲/۸ گلی ۳۲ اسلام آباد
● ۱۵ تا ۱۶ تاریخ
مشہور دواخانہ چوک قلعہ کالروالہ
● ۲۱ تا ۲۳ تاریخ
مشہور دواخانہ محمود آباد ۳ کراچی فون: ۵۴۸۱۷۹ PP
● ۲۵ تا ۲۷ تاریخ
مشہور دواخانہ نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ ملتان فون: ۵۱۰۵۶۴ PP
باقی دنوں میں
مشہور دواخانہ نزد پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ میں مشورہ ہو سکتا ہے
گوجرانوالہ فون: ۲۱۹۰۶۵ - ۲۱۸۵۳۴

(ہومیوپیتھک) ٹانک ڈراپس
زود اثر ہومیوپیتھک فارمولا جو اعصاب، دماغ اور جسم کو تقویت دیتا ہے۔ تھکن اور جسمانی کمزوری کو دور کرتا ہے اور طبیعت کو ہشاش بشاش اور توانا رکھتا ہے
قیمت 40/- روپے
کیورٹو میڈ لیبز (ڈاکٹر ریلوے ہومیوپیتھک کمپنی رجسٹرڈ) گوجرانوالہ
فون: 211283-04524 - 771-04524
فیکس: 212299-04524